اسلام کے پانچ ستون

[اس روایت کی ترتیب و تدوین اور شرح و وضاحت جناب جاوید احمد غامدی کی
رہنمائی میں اُن کے رفقا معز امجد، منظور الحسن، محمد اسلم نجمی اور کوکب شہزاد نے کی ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

روی[۱] انہ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: بنی الاسلام علی خمس[۲]: شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ[۳] واقام الصلاۃ وایتاء الزکوۃ وصوم رمضان[۴] وحج البیت[۵].

فقال رجل (لابن عمر): الحج وصیام رمضان؟ قال (ابن عمر): لا، صیام رمضان والحج ھکذا سمعتہ من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم[۶]. فقال لہ رجل: والجھاد فی سبیل اللّٰہ؟ قال ابن عمر: الجھاد حسن[۷]. ھکذا حدثنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم[۸].

”روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے[۱]: یہ شہادت دی جائے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ ادا کی جائے، رمضان کے روزے رکھے جائیں اور بیت اللہ کا حج کیا جائے[۲]۔

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے) کسی نے پوچھا: کیا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے) ''حج'' اور (اس کے بعد) ''رمضان کے روزے'' (فرمایا تھا)؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، (بلکہ آپ نے پہلے) ''رمضان کے روزے'' اور (پھر) ''حج'' (فرمایا تھا)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ بات) اسی ترتیب سے سنی ہے۔ (اسی طرح) ایک اور شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر سے سوال کیا: کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی (ان چیزوں میں شامل ہے[۳])؟ انھوں نے فرمایا: جہاد ایک اچھا عمل ہے، (مگر اس کی یہ حیثیت نہیں ہے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے اسی طرح سنا ہے۔''

ترجمے کے حواشی

۱۔ اسلام اپنے ظاہر کے لحاظ سے انھی پانچ چیزوں سے عبارت ہے۔ یہ غیر مسلموں کے مقابلے میں مسلمان کی پہچان ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز اسلام اختیار کرنے کا اعلان عام ہے، جبکہ باقی چار وہ چیزیں ہیں جو ہمیشہ سے دین کے ساتھ خاص رہی ہیں۔

۲۔ اس مکالمے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کی اہمیت کے لحاظ سے انھیں ایک خاص ترتیب سے بیان فرمایا ہے۔ تاہم، بعض دوسری روایات میں حج کا ذکر روزے پر مقدم بھی ہے۔

۳۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوال پوچھنے والا ''جہاد'' کو بھی وہی حیثیت دیتا تھا جو روایت میں نماز، روزہ اور حج وزکوٰۃ کو دی گئی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ ترمذی کی روایت رقم ۲۶۰۹ ہے۔ معمولی اختلاف کے ساتھ یہ حسب ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

بخاری، رقم ۸، ۴۲۴۳۔ مسلم، رقم ۱۶۔ نسائی، رقم ۵۰۰۱۔ احمد ابن حنبل، رقم ۴۷۹۸، ۵۶۷۲، ۶۰۱۵، ۶۳۰۱، ۱۹۲۴۰، ۱۹۲۴۶۔ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۸، ۳۰۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۲۵۰۵۔ ابن حبان، رقم ۱۵۸، ۱۴۴۶۔ بیہقی، رقم ۱۵۶۱، ۷۰۱۳، ۷۶۸۰۔ ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۵۶۳، ۳۰۳۱۱۔ عبدالرزاق، رقم ۵۰۱۱، ۹۲۷۹، ۹۲۸۰۔ الحمیدی، رقم ۷۰۳۔ نسائی سنن الکبریٰ، رقم ۱۱۷۳۲۔ ابویعلیٰ، رقم ۵۷۸۸، ۷۵۰۲، ۷۵۰۷۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۔مصنف عبدالرزاق، رقم۵۰۱۱ میں 'بنی الاسلام علی خمس' (اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر قائم ہے) کے بجائے 'بنی الاسلام علی ثمانیة اسهم' (اسلام کی بنا آٹھ اجزا پر استوار ہے) کے الفاظ آئے ہیں۔ مزید براں اس روایت میں 'والامر بالمعروف والنهی عن المنکر' (اور معروف کا حکم دینا اور منکر سے روکنا) کے الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔ یہ روایت ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے: 'وقد خاب من لا سهم له' (وہ شخص ناکام ٹھہرا جو ان میں سے کوئی جز نہ پا سکا)۔

۳۔بعض روایات مثلاً مسلم، رقم۱۶ میں 'شهادة ان لا اله الله وان محمدا رسول الله' (اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں) کی جگہ 'ان یوحد الله' (یہ کہ اللہ کی وحدانیت کا اعلان کیا جائے) کے الفاظ آئے ہیں، جبکہ مسلم، رقم۱۶ میں اس کی جگہ 'ان یعبد الله و یکفر بما دونه' (کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا ہر کسی کی عبادت سے انکار کرو) کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔بخاری، رقم۴۲۴۳ میں یہ روایت اس پس منظر کے ساتھ بیان ہوئی ہے:

روی عنه جاء الی عبد الله بن عمر رجلان فی فتنة بن الزبیر. فقالا: ان الناس ضیعوا وانت بن عمر وصاحب النبی صلی الله علیه وسلم فما یمنعك ان تخرج. فقال: یمنعنی ان الله حرم دم اخی. فقالا: الم یقل الله: "وقاتلوهم حتی لاتکون فتنة." فقال: قاتلنا حتی لم تکن فتنة وکان الدین لله وانتم تریدون ان تقاتلوا حتی تکون فتنة ویکون الدین لغیر الله. وزاد عثمان بن صالح عن بن وهب قال: اخبرنی فلان وحیوة بن شریح عن بکر بن عمرو المعافری ان بکیر بن عبد الله حدثه عن نافع ان رجلا اتی بن عمر. فقال: یا ابا عبد الرحمن ما حملك علی ان تحج عاما وتعتمر عاما وتترك الجهاد فی سبیل الله عزوجل؟ قد

''روایت ہے کہ فتنۂ ابن زبیر کے زمانے میں ایک مرتبہ دو آدمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ انھوں نے کہا: لوگ ضائع ہو رہے ہیں اور آپ عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اور صحابی رسول ہونے کے باوجود اس صورت حال سے غیر متعلق ہیں۔ آپ کو کیا چیز اس معاملے میں مداخلت سے روک رہی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات روک رہی ہے کہ اللہ نے مجھ پر اپنے بھائی کا خون حرام ٹھہرایا ہے۔ آنے والوں نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ: ''انھیں قتل کرو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے؟'' ابن عمر نے جواب دیا: ہم لڑتے رہے، یہاں تک کہ فتنہ ختم ہوا اور دین (اس شہر میں بس) اللہ کے لیے خاص ہو گیا۔ اس کے برخلاف تم اس لیے لڑنا چاہتے ہو کہ فتنہ برپا ہو اور دین پھر دوسروں کے لیے ہو جائے۔ عثمان بن صالح نے اس روایت میں ابن وہب سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ مجھے حیوہ بن شریح اور ان کے علاوہ ایک اور شخص بکیر بن عمرو المعافری کے حوالے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

علمت ما رغب اللّٰه فيه. قال: يا بن اخى بنى الاسلام على خمس: ايمان باللّٰه و رسوله والصلاة الخمس وصيام رمضان واداء الزكاة حج البيت. قال: يا ابا عبد الرحمن الا تسمع ما ذكر اللّٰه فى كتابه: ”وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التى تبغى حتى تفئ الى امر اللّٰه.“ ”قاتلوهم حتى لا تكون فتنة.“ قال: فعلنا على عهد رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم. وكان الاسلام قليلا. فكان الرجل يفتن فى دينه. اما قتلوه واما يعذبونه حتى كثر الاسلام فلم تكن فتنة. قال: فما قولك فى على و عثمان؟ قال: اما عثمان فكان اللّٰه عفا عنه واما انتم فكرهتم ان تعفوا عنه. واما على فابن عم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم و ختنه. واشار بيده فقال: هذا بيته حيث ترون.

سے بتایا اور انھوں نے بکیر بن عبداللہ سے اور انھوں نے نافع سے سنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن، کیا وجہ ہے کہ آپ نے ایک سال حج اور اگلے سال عمرہ تو ادا کیا، مگر اللہ کی راہ میں جہاد کو چھوڑ دیا، حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ترغیب دی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: عزیز بھتیجے، اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر استوار ہے: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، پانچ نمازیں، ماہ رمضان کے روزے، زکوٰۃ اور بیت اللہ کا حج۔ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن کیا آپ اس بات سے واقف نہیں ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں فرمائی ہے کہ: ''اور مسلمانوں کے دو گروہ اگر کبھی آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے جنگ کرو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے۔'' اور ''انھیں قتل کرو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔'' ابن عمر نے جواب دیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم نے یہی کیا تھا۔ اس زمانے میں مسلمان کم تھے۔ چنانچہ لوگ دین کے معاملے میں ستائے گئے۔ انھیں قتل بھی کیا گیا اور اذیت بھی دی گئی۔ بالآخر اسلام پھیل گیا اور فتنہ باقی نہ رہا۔ اس آدمی نے پوچھا: آپ کی حضرت عثمان اور حضرت علی کے بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عمر نے فرمایا: سیدنا عثمان کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا، لیکن تم انھیں معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہو۔ رہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور داماد تھے۔ یہ ان کا گھر ہے، جہاں تم انھیں دیکھا کرتے تھے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۵۔مصنف عبدالرزاق، رقم ۹۲۸۰ میں یہ الفاظ اضافی طور پر موجود ہیں: 'والامر بالمعروف والنهی عن المنکر.'

۶۔ 'فقال رجل (لابن عمر) الحج .... هکذا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم' کسی نے پوچھا: کیا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے) ''حج''.... میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ بات) اسی ترتیب سے سنی ہے) کے الفاظ پر مشتمل حصہ مسلم رقم ۱۶ سے لیا گیا ہے۔ تاہم، یہاں یہ بات واضح رہے کہ چند دوسری روایات میں پانچ ستونوں کی ترتیب بیان حج کو روزوں پر مقدم کر کے کسی قدر مختلف نقل ہوئی ہے۔

۷۔عبدالرزاق، رقم ۹۲۷۹ میں 'والجهاد حسن' (اور جہاد اچھا عمل ہے) کے الفاظ کے بجائے 'وان الجهاد والصدقه من العمل الحسن' (بے شک جہاد اور صدقہ اچھے اعمال میں سے ہیں۔) کے الفاظ آئے ہیں۔

۸۔ 'فقال له رجل والجهاد .... هکذاحدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم' (ایک اور شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر سے سوال کیا: کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے اسی طرح سنا ہے) کے الفاظ احمد ابن حنبل، رقم ۴۷۹۸ سے لیے گئے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com